

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
ادب اللہ

از تصنیف لطیف سلطان الاولیا برہان الاصفیاء رئیس المحققین امام الاکملین ع
الحضرت مولانا مولوی مفتی شاہ محمد رحیم بخش صاحب المقلب بکرم مسعود شاہ صاحب مولوی نور اللہ منجید
معظمہ

از تصنیف انیف قدوة السالکین زبدة العارفين حضرت مولانا و شہناہ حاجی شاہ محمد
رکن الدین صاحب نقشبندی مجددی مسعودی الوری رحمۃ اللہ علیہ
باجازت

حضرت مخدوم مولانا و مقتدا الحاج مفتی شاہ محمد محمود صاحب اللہ فیہم
و برکاتہم جانشین اعلیٰ حضرت الوری رحمۃ اللہ علیہ

قیام شریف

آداب میدان میر آباد نزد باغ مسجد حمید آباد سندھ
مکرم قاضی مشتاق احمد اسپتال روڈ کراچی

التماکس

الطریق کلہ ادب کی حقیقت نے عصر حاضر کے انقلابی حالات میں جس قدر اہمیت حاصل کی ہے محتاج بیان نہیں۔

”ادب“ کو قرن سادت سے اب تک حقیقی اسلامی روحانی زندگی میں اساس کا درجہ حاصل رہا ہے۔ کتب سیر و احادیث شاہد ہیں کہ از اول تا آخر جن بزرگوں کو جو کچھ ملا وہ ادب کی بدولت حاصل ہوا۔ آج بھی طالبان حق و سالکان راہ کیلئے ادب کو وہی بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

حقیقی باطنی ترقی و استقامت کیلئے اس بحر ظلمات میں ادب ایک محفوظ سفینہ ہے اور دوست سینہ بہ سینہ حاصل کرنے کے لئے بڑا مقبول ذریعہ۔

غرضیکہ بندہ بننے و مقصد زندگی حاصل کرنے اور عروس کامرانی سے ہمکنار ہونے کے لئے زیور ادب سے آراستہ ہونا بدیہی اور لازمی امر ہے۔

بمالات موجودہ اسباب غفلت کی فراوانی، تمہیں متاثر کر رہی ہے۔ ذوق مکرر ہو رہا ہے شیخ وقت کی صحبت شریفہ جو سرا سر کمیسیا ہے کا حق حاصل ہونا دشوار تر ہو رہا ہے۔

معنوی صحبت اور استفادہ آداب طریقت بجا لانے پر منحصر ہے۔ آداب سے اولاً واقفیت ضروری ہے۔ اس کے بعد عمل پیرا ہونے کی سادت حاصل ہوتی ہے۔

ہمارا سراپا آداب بظاہر محقر مگر با معانی نظر کوڑہ میں سمندر ہے۔ یعنی رسالہ شریفہ الہی بہ آداب سالک مصنفہ قطب فلک المعرفان مرشد الانس والجان افضل الکلمات تاج الاولیاء

حضرت خواجہ محمد مسعود صاحب دہلوی رقیق اللہ روحہ۔ معہ ضمیمہ عظیمہ مرقومہ قدوۃ اصحاب
تحقیق زبدۃ ارباب تدقیق اعلیٰ حضرت مولانا و مرشد اہل حاجی شاہ محمد رکن الدین صاحب
الوری نور اللہ مضجعہ۔ چونکہ قریب قریب نایاب ہو گیا ہے اس لئے خواہ اس احقر اور اصحاب
کی ضروریات محرک اور داغی ہوئیں کہ مسند آرائے انجمن ہدایت زینت افزائے مسند
مشیخت مقبول بارگاہ رب و دود حضرت مولانا و مقتدا الحاج مفتی شاہ محمد
محمود صاحب دام اللہ فیضہم و برکاتہم جانشین المحضر الوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت سراپا برکت
میں بار و گر طبع کرائے جائیگی درخواست پیش کروں۔ چنانچہ الحمد للہ کہ حضرت ممدوح الشان
نے ازراہ ذرہ نوازی اجازت طبع مرحمت فرمائی۔

اکثر برادران طریقت کی فرمائش کے مطابق شجرہ شریفہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ
مجدویہ بھی درج کیا جانا ضروری ہوا تو حسب مشورہ طریقت مآب مکرم و معظم جناب منشی
افلاق احمد صاحب وہ شجرہ شریفہ شامل طبع کیا جانا مناسب معلوم ہوا جس کو
حضرت مولانا سید ارشاد علی صاحب الوری مرحوم نے منظوم فرمایا تھا۔ جو ہمارے
اعلیٰ حضرت الوری رحمۃ اللہ علیہ کے مجاز تھے۔

خاکپائے بزرگان

احقر العباد و حکیم قاضی مشتاق احمد غفر اللہ

آداب سالک

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذی خلق الإنسان من طین وجعل من أشرف المخلوقین والصلوة والسلام علی رسولہ محمد خاتم النبیین وعلی آلہ وأصحابہ اجمعین ؎
اما بعد حمد و صلوة کے فقیر حقیر محمد مسعود نے یہ چند آداب اور نصائح جو کہ سالکان طریقت و حقیقت کو بکار آمد ہیں بحسب خواہش بعض یاران اپنے کے دو فصلوں میں تحریر کیں فصل اول میں وہ طریقہ جو کہ سالک کو ابتدا میں بکار آمد ہیں اور فصل دوسری میں وہ آداب جو کہ مرید کو نسبت پیر برتنے چاہئیں واللہ الموفق والمعین و بستعین۔ فصل اول طریقہ اول سالک جب یاد خدا میں مشغول ہوا چاہے تو پہلے اس کو لازم ہے کہ خلقت کی صحبت سے بھاگے اور تعلقات دنیاوی سے دور رہے اور صدق دل اور اخلاص نیت سے متوجہ ہو کر یاد الہی میں مصروف ہو کہ الاعمال بالنیات حدیث نبوی ہے طریقہ دوم وقت پر سیز کرنے مخلوقات کے یہ جانے کہ میں اپنے سر کو ان سے چھپاتا ہوں یہ اپنے دل میں گمان نہ کرے کہ ان سے بہتر ہوں طریقہ سوم سالک کو لازم ہے کہ وقت سلوک طالب عرفان اور قرب باری تعالیٰ کا رہے یہ خیال نہ کرے کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ مرتبہ غوث یا قطب کا عطا کرے یا تمام مخلوقات

میری معتقد ہو طریقہ چہارم نامرادی کو نسبت مرادی کے دوست رکھے اور عاجزی اور خواری کو اپنا لباس جانے، اور غرور اور تکبر اور خودی سے دور رہے اور ذلیل جانے مخلوقات کے سے غمگین نہ ہو بلکہ خوش ہو۔ اللہما جینے مسکینا حدیث نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے طریقہ پنجم اگر کچھ تھوڑا سا بھی ذخیرہ دنیا میسر ہو تو فقیروں اور مسکینوں کو دیوے اور احسان اپنے پر لیوے طریقہ (۶) کوئی امر مثل اچھے کھانے یا پینے یا سونے یا تماشا دیکھنے یا کھیلنے ٹھٹھے وغیرہ کے عمل میں نہ لاوے، سکوت کو اختیار کرے اور ظاہر میں شرع کی حد پر قائم رہے اور عبادت کو ترک نہ کرے کہ عبادت کرنے سے قوت پیدا ہوتی ہے طریقہ (۷) کسی وقت اپنی خوش گزرائی سے خوش اور تنگی سے دل تنگ نہ ہو اور اپنے تئیں ہمیشہ اور ہر لحظہ بھرا ہوا طلب کار رکھے۔

طریقہ (۸) متقدمین اہل طریقت کو حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھے چنانچہ حدیث شریف اذکروا الاموات بحسن الظن واروہ طریقہ (۹) سننے راگ اور باجے اور گانے بچتا رہے اور فقط دل کو کلام الہی سے یا اشعار توحیدیہ کے سننے کی طرف لگاوے کہ اس سے روح خوش ہوتی ہے اور اس کے باعث سے وجد حقیقی پیدا ہوتا ہے اور تحقیق حجب کی مفصلاً رسالہ وجد میں بیان کی گئی ہے۔ جو چاہے دیکھ لے۔

طریقہ (۱۰) دل اپنے کو تمام کاموں دنیاوی سے پھیر کر خدائے تعالیٰ کی طرف متوجہ کرے اور جو شے عزیز ہو اس کو خدا کی راہ میں فدا کرے لن تالوا البرحۃ تنفقوا مما تحبون آیہ کریمہ ہے اور حُب ماسوی کو اپنے دل میں راہ نہ دیوے تاکہ حلاوت ایمان کی پیدا ہو اور مخلوقات کو خالصاً اللہ دوست رکھے۔ کوئی عرض دنیاوی درمیان میں نہ لاوے ثلث مئی کُن فیہ وجد بھر حلاۃ ایمان الخ

طریقہ (۱۱) خلقت کی تعریف کرنے سے اور نیک کہنے سے خوش اور مغرور نہ ہو کہ
 ریاء ہے اور شرکِ اخفاء ہے جیسا کہ شان نزول اس آیت کا دلالت کرتا ہے وَلَا تَكُونُوا
 بعبادۃ ریا احدا طریقہ (۱۲) اگر کوئی برائی نفس سے پیدا ہو تو سخت عذاب اس پر
 کرے کہ آئندہ پھر ایسی حرکت اس سے ظاہر میں نہ آوے طریقہ (۱۳) اگر اتنا
 سلوک میں خوش اور اقارب دوست اور احباب سالک سے بھر جاویں تو کچھ
 ان کی طرف التفات نہ کرے اور نہ اپنے دل میں کسی طرح کا میل لاوے بلکہ
 تواضع زیادہ کرتا رہے طریقہ (۱۴) سالک کو لازم ہے کہ قضا اور قدر پر راضی و شاکر رہے اور
 کسی طرح کی غرض اور طمع دل میں نہ رکھے اور دوستوں کے خوش ہونے سے متاثر اور
 دشمنوں کے جلنے سے دل تنگ نہ ہو طریقہ (۱۵) عاجزی اور بیچاریگی میں اپنی عزت اور توقیر جانے
 اور ظاہر کی خرابی میں باطن کی آبادانی ڈھونڈے طریقہ (۱۶) ظلم ظالم کے سے صبر کرے اور
 اس کے بدلے میں کوشش نہ کرے اور دشمنوں کو دوست جانے طریقہ (۱۷) دو نصیحت
 کرنے کو لازم پکڑے ایک تو اپنے نفس کو اور دوسرے دوستوں کو نہایت کوشش سے فہمائش
 کرے طریقہ (۱۸) جب تک بھوک خوب نہ لگے کھانا نہ کھاوے اور جب تک نیند کا غلبہ
 نہ ہو نہ سووے اور سوائے ذکر حق یا کلام انبیاء و اولیاء کے زبان کو نہ ہلاوے طریقہ (۱۹)
 اپنی عبادت اور راہِ نیک پر آپ کو تعریف نہ کرے اور ہمیشہ فقرا اور بزرگانِ دین کی
 خدمت میں مشغول رہے طریقہ (۲۰) آرزو مند کرامت اور خرق عادت کا نہ ہو اگر کوئی
 کرامت اس سے صادر ہو تو اس کو ظاہر نہ کرے اور اگر لوگ کہیں بھی کہ یہ کرامت تجھے
 ہوئی ہے تو انکار کرے اور ہمیشہ مکر اور حیلے سے شیطان کے بچتا رہے کہ ہر وقت
 ناگ میں لگا ہوا ہے۔ طریقہ (۲۱) سالک کو لازم ہے کہ اپنی بزرگی فقر کی صحبت

میں سمجھے اور دو لقمندوں سے دو رو رہے اور دام دو یا د میں مشغول رہے۔ ایک تو یا و
 الہی کرتا رہے اور دوسرے یاد موت کو پہنچانے والی طرف حق کے ہے طریقہ ۲۲
 سالک کو لازم ہے کہ جس طرح ہو علم سے فائدہ اٹھاوے اور جاہل اور نااہل کی صحبت
 سے بچے طریقہ ۲۳۔ اگر نماز نافلہ یاد اور استغراق الہی میں مغل ہو تو نہ پڑھے طریقہ ۲۴
 شہوت کی نظر سے کسی کو نہ دیکھے طریقہ ۲۵ جس گروہ میں ہوا میں اپنے کو ہر کسی سے
 کمتہ جانے طریقہ ۲۶۔ تمام خصلتوں سے خلق نیک کو بہتہ جانے اور علم اور
 تواضع بہت کرتا رہے طریقہ ۲۷۔ جو دیکھے اور نئے سوائے حق کے اور کچھ نہ جانی کیونکہ
 سب اشیاء میں اسی کی قدرت جلوہ گر ہے طریقہ ۲۸۔ اپنے کو ناچیز اور ناہود جانے
 اور خدائے تعالیٰ کو ہر جا موجود طریقہ ۲۹۔ تمام نیک سختیاں ریاضت اور مجاہدہ
 اور محاسبہ اور مراقبہ میں جانے طریقہ ۳۰۔ ہر ساعت ہر لحظہ ذکر نیک اور درود اور
 یاد الہی اور حفظ کرنے وقتوں میں مشغول رہے اور کسی وقت بیکار نہ بیٹھے یہاں تک
 کوشش کرے کہ خمار مطلق پیدا ہو طریقہ ۳۱ سالک کو لازم ہے کہ اول قدم حرام
 سے بچے اور بہت پکار کر کلام نہ کرے ان نکالاصوات کصوت الحیر طریقہ ۳۲۔ کسی بندہ
 کو کسی طرح کی ایذا نہ دے طریقہ ۳۳۔ سالک کو لازم ہے کہ صحت اور فراغت کو غنیمت
 جانے اور دنیا کو مرے ہوئے بچہ بکری سے زیادہ حقیر و ذلیل جانے اور قیام دنیا کو
 مثل ٹھہرنے مسافر زبردخت کے سمجھے طریقہ ۳۴ سالک کو لازم ہے کہ جو مقدر
 ہے اس پر شاکر و صابر رہے اور عریض نہ ہو۔ طریقہ ۳۵۔ سالک کو چاہئے کہ سیر
 ہو کر نہ کھاوے تہائی شکم کھاوے طریقہ ۳۶۔ سالک کو چاہئے کہ جھوٹ نہ بولے
 سوائے صدق کے کلام نہ کرے اور دل کو خطرات ماسوائے بچاؤ کے طریقہ ۳۷ سالک

کو لازم ہے کہ سوال کرنے سے بہت نیچے کسی طرح کا کسی سے سوال نہ کرے۔ اشارتاً ہو یا کثرتاً ہو سب کا حق تعالیٰ کے سپرد کرے فقہ کو اپنا فخر سمجھے کہ سلوک بغیر فقہ کے تمام نہیں ہوتا۔ اورنگی مثل فاقہ وغیرہ کے جو کسی پر ظاہر نہ کرے اگرچہ دوست ہی کیوں نہ ہو۔ طریقہ ۳۸ تمام امیدوں کو منقطع کر کے ایک ہی امید رکھے۔ یعنی تقابے باری تعالیٰ طریقہ ۳۹ کینہ اور بغض اور رشک سے اپنے دل کو صاف رکھے کسی کی نعمت کا زوال نہ چاہے۔ اپنے مومن بھائی سے دوستی و محبت سے پیش آوے خصوصاً یارانِ طریقت سے طریقہ ۴۰ امانت میں خیانت نہ کرے اور بے فائدہ اور بیہودہ کلام نہ کرے۔ اور خود بینی اور عیب جوئی کو اپنے میں دخل نہ دیوے :-

دوسری فصل

ان آدابوں کے بیان میں جو مرید کو مرشد سے کرنے چاہئیں
ادب اول۔ مرید کو لازم ہے کہ قومیت و رسمیت و پیشہ وغیرہ ظاہری مرشد پر نظر نہ کرے اور وہ نعمت اور فیضان کہ جو اللہ تعالیٰ نے اسکو عنایت کیا ہے اُس پر خیال کر کر ہادی و وسیلہ معرفت اور سبحانہ تعالیٰ کا قہر دے اور ہر وقت اور ہر لحظہ اور ہر حال میں اخلاص مند اور صاحب اعتقاد و طالب رضا مرشد کا رہے تاکہ مقصد اصلی کو پہنچے نہیں تو محروم رہے گا۔

ادب دوم۔ پیر کو حقیر نہ جانے اگرچہ ظاہر میں کچھ حشمت و شوکت دنیوی اور اہلیت ظاہری نہ ہو بلکہ غنی آخرت اور بادشاہ معرفت کا جانے اور کسی شخص کو اُس زمانہ میں سے بزرگ زیادہ و فاضل زیادہ اپنے پیر سے نہ جانے اور کمال

صدق یقین سے تابعدار اس کا ہوتا کہ شعلہ معرفت نور اس کے کا دل پر چمکے اور حقائق اور اسرار الہی سے مطلع ہو نہیں تو محروم رہے گا۔

ادب کوئی کلمہ خفت اور سب کی کاؤنا پسندیدہ پیر کے حق میں نہ کہے اور نسبت نقص و خامی کی اس کی طرف نہ کرے اگرچہ عرفان اس کے سے کچھ سمجھ میں نہ آوے کیونکہ استعداد طالباہوں کی مختلف ہے بعضے مناسب حال پیر کے سے رکھتے ہیں اور بعضے کچھ مناسب نہیں رکھتے لازم کہ اس کو بھرا ہوا نعمت اور دولت کا جانے اور اپنے کو عدم فہمی اور بڑبڑی کی طرف نسبت دے۔

ادب مرشد سے کلام کو تہ مخضر ضروری ساتھ آہستگی و نرمی اور ادب سے کہوے بلند آواز و قصہ دراز نہ کہوے۔ اور جو کچھ مرشد کہوے خوب غور سے سنے اور تامل کرے تاکہ نکات حقیقت کے دل پر کھلیں۔

ادب وقت اٹھنے اور بیٹھنے کے پشت اس کی طرف نہ کرے تاکہ قابل فیوضِ حمت الہی کے ہو اور عبادت ظاہری پر استقامت پیدا ہو۔

ادب مقام نشست گاہ مرشد پر نہ بیٹھے اور جو آداب روبرو بجالاتا ہے وہی تیجے بھی بجالا دے تاکہ خودی پیدا نہ ہو اور اسرار عجائب و غرائب کشادہ ہوں۔

ادب اس کے سایہ پر قدم نہ رکھے تاکہ دل کشادہ ہو حضور میں دوزانو ہو کر بادبِ مثل عاجزوں و بیکسوں کے بیٹھے اور ادھر ادھر نہ دیکھے تاکہ فیضان الہی کا سماں دیکھے۔

ادب اس کی طرف پاؤں نہ کرے کیا زندہ ہوا انتقال کر گیا ہو۔ اور بعد انتقال کے بھی وہی آداب بجالا دے جو کہ بحضور کرتا تھا کہ دولت سرمدی حاصل ہو۔ اور صفت جمال کے جلوے کرے۔

ادب یقین کامل رکھے کسی طرح کا شک و شبہ اسپر نہ لاوے اور تمام قول و فعلوں کو راست اور صواب جانے اور اگر اتفاقاً بسبب نفس در شیطان کے کچھ دوسوے بھی آوے تو اسی وقت دور کرے اور توبہ کرے اور قصہ مہتر خضر اور موسیٰ علیہ السلام کا یاد کرے تاکہ یقین کامل ہو اور راہ معرفت کی حاصل ہو۔

ادب ۱۱ صحبت اختیار کرے جو نکتہ معرفت کا اس سے سُنے، اس میں فکر و غور کرے اس کو اپنی حالت سے مطابق کرے تاکہ بصیرت اور فہم زیادہ ہو۔ تحصیل علوم و نیادی سے بھاگے تاکہ حضوری حق جل و علا پیدا ہو۔

ادب ۱۲ اس کی صحبت میں بغیر اذن و رضا کے کلام نہ کرے۔ اور ہمہ وجوہ متوجہ اس کی طرف ہو کر بیٹھا رہے۔ اور جو کچھ وہ کہوے اس کو خوب غور سے سُنے تاکہ صفا شعور ہو اور معاملات عجیبہ و غریب ظاہر ہوں۔

ادب ۱۳ بروقت حضوری کے وائیں بائیں نہ دیکھے بلکہ منتظر اس کے فضل کا رہے تاکہ اس کی شفقت پیدا ہو اور فیض باطن سے فائدہ مند ہو۔

ادب ۱۴ آگے اس کے سہیچا کئے ہوئے باوب بیٹھا رہے اور عاجزی اور غیری کو کام میں لاوے تاکہ محفل رحمت کا ہو اور نظر اس کی اس پر اثر کرے ورنہ کچھ فائدہ نہ ہوگا۔

ادب ۱۵ کلام قدسی اس کا اچھی طرح سُنے تاکہ دل منور ہو اور علم و حلم اور ہوش زیادہ ہو۔

ادب ۱۶ آگے اس کے نہ چلے اور پیچھے چلنے میں شرم نہ کرے بلکہ اس کو نیک نیتی ہمیشگی در دولت سرمدی کے جانے تاکہ اس کی دولت سے بہرہ مند ہو۔

اولیٰ وقت کھڑا ہونے اس کے کے آپ بھی کھڑا ہو وقت بیٹھنے کے بیٹھ۔

نام اس کا نہ لے تاکہ صاحب مروت و صلاحیت ہو

اولیٰ اس کی متابعت کرنے میں بہت کوشش کرے اور ظاہر و باطن اپنا تعلق اس سے رکھے تاکہ مناسبت اس کی ساتھ پیدا ہو کہ مناسبت اس کی مناسبت حق کی ہے۔

اولیٰ جو کچھ اتفاقاً خلاف شرع اُس سے صادر ہو اس کی پیروی نہ کرے اور نہ اس پر اعتراض لاوے شاید کہ اس کی سمجھ میں نہ آوے یا کسی حالت میں حالتوں صوفیہ میں سے صادر ہوا ہو کہ اس صورت میں وہ معذور ہے یا طالب کی سمجھ میں شرع کے خلاف معلوم ہوا ہے اور دراصل وہ خلاف شرع نہیں ہے یا واسطے امتحان طالب کے اس سے سرزد ہوا ہے یا اور کوئی باعث ہوا ہو۔

اولیٰ جو حالات مرشد کے اس کی استعداد سے عالی ہیں اور یہ اس مقام کو نہیں پہنچتا ہے اس کی تقلید و پیروی کرنا نادرست ہے جب تک کہ اس مقام کو پہنچے۔ متابعت قوی کو تو ہرگز نہ چھوڑے کہ باعث ورود فیضان و خوشی کا ہے۔

اولیٰ اس کی خدمت گزاری میں قصور نہ کرے اور نہ احسان اُس پر رکھے اور کسی طرح کی فضیلت اور ہنسہ اپنا اس سے زیادہ خیال نہ کرے حسب و نسب اپنے پر بھی خیال نہ کرے اور اپنے کو مطلق فانی اور فدائی اتم اُس کا کرے تاکہ مرتبہ قبولیت کا حاصل ہو اور سعادت اس کی سے حصہ لیجاوے۔

اولیٰ کام کرنے میں مزدوری نہ لیوے اور ثوابِ اخروی کا خیال کرے تاکہ راہِ اصلاح پیدا ہو۔

ادب ۲۲ کوئی کام بغیر اذن اسکے کے نہ کرے اور طالب رضا اور خوشنودی کا ہو۔
 ادب ۲۳ ملک و مال اسکے پر طمع نہ کرے تاکہ دل غنی ہو اور توفیق توکل کی ہو نہیں تو حرص و ہوا
 میں ڈوب جاویگا۔

ادب ۲۴ خویش و اقربا اسکی کو دوسری مخلوقات سے برتر اور بزرگ جانے اور ہمیشہ مخلص
 اور اعتقاد مند انکار ہے تاکہ اہل فضل و عزت سے ہو۔

ادب ۲۵ اس کے دوستوں اور محبوں کو دوست اور عزیز رکھے اور بدگوئی اور دشمنیوں
 اسکے نے بچتا رہے تاکہ صاحب استقامت ہو اور اپنے عقیدہ طریقہ پر ثابت قدم رہے
 تاکہ دولت سلوک سے راہ پاوے۔

ادب ۲۶ اس کے فرمودہ پر عمل کرتا رہے اور کسی حالت میں اس کو نہ چھوڑے اور ہمیشہ
 اس کی صحبت اور حضوری میں ثابت قدم رہے تاکہ راہ وصال کی میسر ہو۔ اعلم الوہیت سے
 خبردار ہو۔

ادب ۲۷ اس کے شفقت اور مرحمت پر مغرور نہ ہو اور مہیبت اور خوف سے دل کو خالی نہ کرے
 تاکہ فریب میں پڑے اور راہ راست سے نہ بچلے۔

ادب ۲۸ فہم برائی ظاہر اس کے سے ملال خاطر نہ ہو یعنی جو کہ عقلمندانہ قص طالب میں کوئی
 برائی اس کی طرف سے معلوم ہو تو اس سے ملال خاطر نہ ہو اور بدل و جان اخلاص مند
 اس کا رہے تاکہ فریب شیطان سے بے خوف ہو اور کوئی ضلالت اور ہلاکت سے باہر
 آوے ورنہ کبھی اس سے خلاص نہ ہوگا۔

ادب ۲۹ خدمت کرنے اور بزرگی اسکے سے انکار نہ کرے اور زبان گلہ اور طعن کی اسکے حق
 میں نہ کھولے اور خالص مخلص طالب اس کے کمال کا ہو تاکہ راہ سلوک کی بخوبی طے ہو۔

ادب آگے اور پیچھے لے کے یکساں رہے اور کسی طرح ریا کو دخل نہ دیوے تاکہ دولت سرمدی پاوے۔

ادب ظاہر و باطن اپنا ایک طرح پر رکھے اور کسی طرح کا فرق مابین دل اور زبان کے نہ لاوے۔ ہر حالت میں یکساں رہے تاکہ دل منور ہو اور اسرار اور حقائق میسر ہوں۔

ادب اس کی حضوری میں خیالِ فاسد اور وہم ناقص نہ لاوے۔ بلکہ اپنے دل کو سب کی طرف سے پھیر کر اس کی طرف متوجہ کرے تاکہ دل محل نزول فیض الہی اور لائق مکاشفات غیبی کا ہو۔

ادب اس کی خدمت بقدر طاقت اور حوصلہ اپنے کے کرے تاکہ طبیعت پر طالع نہ آوے اور جو کچھ میسر ہو مال و جان سے اسی کے روبرو پیش کرے تاکہ رضا اسکی اور راہ مقصد اصلی کے حاصل ہو۔

ادب اگر کوئی مرتبہ یا منصب عنایت ہو تو واسطے اللہ کے قبول کرے۔ کوئی خیال دنیوی دل میں نہ لاوے۔

ادب اپنا فخر علمی و کسبی اس کے آگے بیان نہ کرے تاکہ فرق سلوک میں نہ آوے اور طالب فوائد دنیاوی کا اس سے نہ ہو تاکہ نعمت اسکی سے محروم نہ رہے

ادب جبکہ مرشد سے نسبت کسی طرح کی حاصل ہو جاوے تو اس کی محبت کو معتنات سے سمجھ کر کے دوسرے شخص کی طرف بغیر اذن اپنے مرشد کے رجوع نہ کرے۔ جب تک کہ اس کے فیض باطن سے فائدہ حاصل نہ کر لے اور کسی سے بیعت نہ کرے جب کسی سے بیعت کرنی چاہے تو چار امور کا ضرور لحاظ رکھے۔ اول اسکو صاحب نسبت کسی شیخ کا سے پالے دوم صاحب اجادت بھی ہو۔ سوم اتباع

شریعت کا بھی اس کو حاصل ہو چکا ہے۔ سلسلہ طریقت اس کی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک واسطہ در واسطہ پہنچتا ہو۔ بیچ میں سے کہیں منقطع نہ ہو گیا ہو۔ اگر ان میں سے ایک بھی امر نہ ہو گا تو طے راہ معرفت کے محال اور اس سے بیعت کرنی لا حاصل۔

ادب جبکہ مرشد حقیقی اس دار فنا سے دار بقا کو رحلت فرماوے تو بعد اس کے ہدیہ ہر صدقہ اور ثواب تلاوت وغیرہ کا بروح پر فتوح اس کی پہنچاتا ہے تاکہ درخت اخلاص و محبت کا منقطع نہ ہو اور سلق روحانی باقی رہے۔ لہذا ماما علمنی ربی و علم الصواب عند ربی و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ وسلم۔



ضمیمہ کی ملحقہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لولیہ والصلوة علی نبیہ والہ واصحابہ۔ افا بعد۔ جانا چاہئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے دو عالم پیدا کئے ہیں ایک کا نام عالم خلق ہے دوسرے کا نام عالم امر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے اپنے کلام معجز نظام کے اندر ارشاد فرمایا ہے
 اَلَا لَدُنْہِ الْخَلْقُ وَالْاٰخِرُ تَبَارَکَ اللہ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ
 یعنی جسے دو عالم ہوا وہ اسی کے لئے خلق اور امر ہے۔
 برکت والا ہے اللہ جو عالموں کا پالنے والا ہے۔ عالم خلق فرش سے عرش تک ہے یہ عالم شکل و صورت جسم و جسمانیت رکھتا ہے۔ اس کی خلقت میں تدریج اور باہمی تقدیم و تاخیر ہے اور عالم امر عرش سے اوپر ہے یہ عالم شکل و صورت جسم و جسمانیت سے منزہ ہے۔ یہ عالم مجسّم و امر کن سے یکدم ظاہر ہو گیا۔ وہاں نہ تدریج ہے نہ تقدیم و تاخیر ان دونوں عالموں کو مرتبہ امکان سے تعبیر کیا ہے۔ دائرہ امکان کی شکل یہ ہے۔

دائرہ امکان



خاندان مجددیہ کا سلوک خواہ کسی سلسلہ میں داخل ہو بطریق نقشبندیہ جاری ہوتا ہے اور نسبت
 ہر ایک خاندان کی علیحدہ علیحدہ القائی جاتی ہے تمام خاندان غیر نقشبندیہ اول قالب اور نفس و سلوک
 شروع ہوتا ہے کہ جو مجاہدات جسمانی پر موقوف ہے یہی وجہ ہے جو دیگر سلاسل میں سیر بعید ہو گئی کہ جنگ
 ریاضت شاقہ مثل چلہ کشی و ذکر جہری و قلت منام و طعام وغیرہ سے اپنے قالب اور نفس کا تزکیہ نہیں کرتا
 ہے مورد انوار لطائف عالم امر نہیں ہوتا ہے اور سلسلہ نقشبندیہ کے اندر سیر عالم امر سے شروع ہوئی وجہ ہے
 آسانی ہو گئی عالم خلق کی سیر ضمنی ہو جاتی ہے ان حضرات کے یہاں اول تو شریعت عزائے محمدی علی
 صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے کہ جو میانہ روی پر مبنی ہے اور نفس کشی اور اس کی اصلاح کیلئے رتضع ضوع
 ہے اپنے ظاہر کو آراستہ رکھنا خصوصیت کیساتھ جزو طریقت گردانا گیا۔ اور باطن کی تنویر و اصلاح کا
 مدار تین باتوں پر قرار پایا۔ اول رابطہ دوسرے ذکر تیسرے مراقبہ۔ رابطہ شیخ کی محبت کو کمال
 تعظیم اور ہیبت کے ساتھ اس طرح دلیں جگہ دینے کو کہتے ہیں کہ کسی دوسرے ولی زمانہ کی محبت اور افضلیت کو
 دل کے اندر اصلاً گنجائش نہ ہے اور اس کی صورت کی حفاظت حضوری اور غیبت میں اس درجہ ہو کہ غیبت
 اور بخودی ہو کر شہود و حضور حق اس پر منکشف ہو۔ یہ وہ اصل عظیم ہے کہ حسیر کل مجاہدات موقوف ہیں اور اصل
 رشد و ہدایت مشروط۔ جیسا اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔ **اِبْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ فِجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ**
 یعنی اس کی طرف اول وسیلہ ڈھونڈو پھر مجاہدہ کرو بلاشبہ تم فلاح پاؤ گے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عروۃ القاضی
 خواجہ محمد معصوم قیوم ثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ ذکر بے رابطہ موصل نیست و رابطہ بے ذکر آئینہ موصل است
 یعنی ذکر بغیر رابطہ کے اللہ تک نہیں پہنچتا ہے اور رابطہ بغیر ذکر کے اللہ تک پہنچا دیتا ہے۔ مولانا روم رحمۃ اللہ
 علیہ فرماتے ہیں۔ **مصرعہ** "سایہ رہبر بہ است از ذکر حق"۔ حضرت شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی چشتی قدس سرہ
 کشکول کلیمی کے اندر فرماتے ہیں کہ در سلسلہ عالیہ نقشبندیہ بنائے کار بر سہ طریق قرار یافتہ۔ اول توجہ
 و مراقبہ۔ دوم رابطہ۔ سوم ذکر۔ پھر ہر ایک کی تعریف فرماتے ہوئے رابطہ کے متعلق اس طرح تحریر

فرماتے ہیں کہ طریق رابطہ اقرب طرق و منشاں ظہور عجائب و غرائب است۔ یعنی رابطہ کا طریق سب طریقوں میں اقرب ہے اور عجیب و غریب باتوں کے ظہور کا منشا ہے۔ پس جبکہ یہ شے قربت خداوندی کے لئے موقوف اور مشروط ٹھہری تو سب سے اول اس کے آداب ظاہری و باطنی مرئی ہونے ضروری ہوئے کہ ادب بالذات متجلب قلوب ہے جو کچھ کسی نے حاصل کیا ادب سے کیا۔ مولانا روم فرماتے ہیں:-

از ادب پر نور گشت است ایں فلک از ادب معصوم و پاک آمد فلک

بے ادبی اور گستاخی باعث محرومی و ردت ہے جیسا کہ ارشاد مولانا ہے:-

ہر چہ بر تو آید از ظلمات و غم آں ز بیباکی و گستاخی است ہم

بزرگستاخی کسوف آفتاب عشنازیلے ز جبر ات ر و باب

پیش بنیایاں کنی ترک ادب نار و وزخ را ازاں گشتی جطب

اس بارہ میں رسالہ آداب سالک مصنفہ حضرت قبلہ رئیس العارفین مرشد مرشدان قطب دوران جامع شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت مولانا مرشدنا رحمۃ اللہ علیہ کافی و شافی ہے۔ جسکے پڑھنے اور عمل کرنے سے طالبان خدا کی کشود کار بے انتہا ہو جاتی ہے جزا ہم اللہ عنائے خیر الجزا۔ پس طالبان خدا پر واجب اور لازم ہے کہ اس رسالہ کو حرز جان بنادیں اور بموجب تحریر رسالہ موصوف عمل پیرا ہو کر اپنے رب مجازی اور حقیقی کی خوشنودی اور قربت حاصل کریں۔ دوسری بات جس پر باطن کی تہ و تہ تصفیہ موقوف ہے و فکر ہے اس کی ترکیب یہ ہے کہ اول آنکھ اور منہ بند کر کے زبان کو تالو سے لگا کر مقام قلب سے جسکا ذکر اوپر ہوا اسم ذات یعنی اللہ اللہ صرف خیال کیساتھ صمیم قلب سے نکالے یہ ذکر ذات جذبہ کے لئے بہت مفید ہے۔ اور خطرات اور خواہشات نفسانی کے رفع کرنے اور لوازمات بشری کے اضمحلال کیلئے نفی اثبات کا ذکر بہت مفید ہے۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ سانس زیر ناف بند کر کے زبان کو تالو سے لگا کر خیال سے بلا حرکت کسی عضو کے لاکو ناف سے کھینچ کر دماغ تک پہنچا دے اور اللہ کو دماغ سے داہنے کندھے پر پہنچا دے

اور اَللّٰهُ مَكُوْلٌ ہنے کند ہے دیر بارے جب سانس تنگ ہو فحْتَدُ تَرْسُوْلُ اللّٰہ پر چھوڑ دے اسوقت
 معنی کلمہ طیبہ کو بھی خیال کرے کہ میرا مقصود سوائے تیری ذات کے کچھ نہیں ہے۔ مبتدی مشاغل دنیاوی
 کا منہمک کم از کم ایک ہزار مرتبہ بعد نماز فجر و مغرب یا عشاء ذکر اسم ذات کر لیا کرے اور ذکر نفسی اثبات بقدر
 چاہے کرے مگر حد طاق کا لحاظ رکھے۔ جب قلب اسکا ذکر ہو جاوے تو اپنے پیرے عرض کرے پیر
 حسب ارشاد پیر اسی طرح مقام روح میں ذکر جاری کرے۔ علیٰ ہذا القیاس تمام لطائف خمسہ میں حسب اجازت
 پیر خود ذکر جاری کرتا ہے۔ جب پانچوں لطیفوں میں ذکر جاری ہو جاوے اور ذکر اس قدر غلبہ کرے کہ تمام
 جسم کے رگ و ریشہ کے اندر سرایت کر جاوے تو اب یہ سالک سلطان الاذکار کے شرف سے شرف خوا
 جب مقامات لطائف عالم خلق کے اندر بوجہ ملازمت ذکر خفیہ تزکیہ پیدا ہوا تو عالم امر کے لطائف کے
 انوار اپنے اپنے مقام پر ظہور فرماوینگے۔ ہر ایک لطیفہ عالم امر کے نور کا رنگ علیحدہ علیحدہ ہے۔ لطیفہ
 قلب کا نور برنگ زرد ہے اور لطیفہ روح کا نور سُرخ ہے اور لطیفہ سر کا نور سفید ہے اور لطیفہ
 خفی کا سیاہ۔ اور لطیفہ اخفی کا سبز اور نفس کا بے رنگ۔ یہ انوار رنگ برنگ کے سالک کو
 بحالت مراقبہ نظر آتے ہیں اور سینہ کے اندر ہر ایک مقام مذکورۃ الصدر پر حرکت محسوس ہوتی ہے۔ اگر
 حرکت مقامات پر محسوس نہ ہو تو اس کی طرف التفات بھی نہ کیا جاوے کہ یہ ضروری نہیں ہے۔ یا رنگ
 لطائف عالم امر معلوم نہ ہو تو بھی مکرر نہ ہو۔ مقصود اصلی لطائف کی توجہ و حضوری مذکور کی جانب ہے یہ
 توجہ اور حضوری خوارق و کرامات سے افضل و اعلیٰ ہے ہر ایک لطیفہ کی توجہ اور حضوری آور علم علیحدہ
 علیحدہ ہے جو کہ صحبت اور محنت پر موقوف ہے۔ جب حضوری ذکر کی وجہ سے پیدا ہو جاوے تو ذکر ترک
 کر دے اور مراقبات اور توجہات کے اندر حسب ارشاد پیر مرشد استغراق پیدا کرے۔ اس سے بیشتر ذاکرین اور
 عابدین کے گروہ میں داخل تھا اور گروہ عاشقین و عارفین کے اندر ہو گا۔ دونوں کی سیر کا فرق مولانا رومؒ اس طرح
 فرماتے ہیں

سیرِ ذکر و شبے یک روزہ راہ سیرِ عارف و رومے تا تحتِ شاہ

مراقبہ اس کا نام ہے کہ مرید بغیر ذکر و رابطہ دل کو دساوس سے بچا کر عجز و نیاز کے ساتھ اللہ جل شانہ کی طرف کہ جو بیچون او و بچگون اور بے شبہ اور بے غلوں ہے۔ یہاں تک متوجہ کرے کہ توجیہ الی اللہ کا ملکہ جس کو حضوری کہتے ہیں حاصل ہو جاوے یہ حضوری اس المال فقر ہے۔ لطائف کے مراقبات کا ان کے اصول کے لحاظ سے طریقہ یہ ہے کہ مراقبہ کے اندر اپنے قلب کو مقابلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رکھ کر عرض کرے کہ اہی تجلی افعالی کا فیض کہ جو قلب مبارک سے قلب آدم علیہ السلام کو پہنچا ہے میرے پہنچا تا آنکہ تجلی فعلی میں فنا ہے لطیفہ قلب حاصل ہو۔ علامت فنا کی یہ ہے کہ سوائے فعل فاعل حقیقی کے اپنے تمام مخلوق کے افعال کو معدوم جانے۔ بعد ازاں اسی طرح اپنے لطیفہ روح کو بمقابلہ روح منور نبی صلی اللہ علیہ وسلم رکھ کر دعا کرے کہ اہی فیض تجلی صفاتِ شہوتیہ کا کہ جو روح مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روح ابراہیم و نوح علیہما السلام کو پہنچا مجھ کو بھی پہنچا تا آنکہ تجلی صفاتی میں فنا ہے لطیفہ روح حاصل ہو علامت فنا کی یہ ہے کہ اپنے اوز جمیع ممکنات کی صفات صفاتِ الہی معلوم ہونے لگتی ہیں۔ پھر اسی طرح لطیفہ سر کو مقابل رکھ کر عرض کرے کہ فیض شیونات ذاتیہ کہ جو سر مبارک نبی علیہ السلام سے سر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پہنچا ہے مجھے بھی پہنچا تا آنکہ اپنی ذات کو ذات حق میں مستہلک پاوے۔ پھر اسی طرح لطیفہ خفی کو محاذ میں رکھ کر فیض صفاتِ سلبیہ کا طلب کرے، اس فنا کی علامت یہ ہے کہ جمیع عالم سے تفرد و تجرد حق سبحانہ تعالیٰ کا مشہود ہونے لگتا ہے پھر اس کے بعد اخفا کو اسی طرح نبی علیہ السلام کے محاذ میں رکھ کر شان جامع کے فیض کی درخواست کرے جب اخفی فنا ہو گا تو اس کے اخلاق اخلاقِ الہی کے نمونہ ہو جاوینگے۔ کیونکہ فنا ہے اخفی نہایت مراتب انسانی ہے کہ ولایت محمدی سے خصوصیت رکھتی ہے۔ اس میں وصل عریاں کہ تجلی ذاتی سے مراد ہے حاصل ہو جائے یہاں پر اسی قدر کافی ہے باقی مراتبات و ترقیات صحبت اور محنت اور فضل پر موقوف ہیں۔ اس جگہ یہ بتلادینا بھی ضروری ہے کہ اول لطیفہ قلب کی فنا ہے قطعیت دائرہ امکان و مقامات عشرہ صورت پیدا نہیں

کرتی ہے دائرہ امکان تو اوپر بیان ہو چکا اور مقامات عشرہ کا بیان جن پر سلوک کی بنیاد ہے اس کا ہوتا ہے۔ اول تو یہ جس کا شروع گناہوں سے رجوع اور کمال اس کا دل میں معصیت کا خطرہ نہ گزرتا ہے۔ دوسرے ورع یعنی نفس کو صغائر و شبہات سے روکنا۔ تیسرے زہد یعنی اسباب دنیاوی سے رغبت نہ رکھنا۔ چوتھے توکل یعنی خدا سے تعالیٰ پر بھروسہ کرنا اور روزی کے واسطے بسبب دفع اسباب پریشان اور اداس نہ رہنا۔ پانچویں قناعت یعنی قید طمع اور ذلت قوت دنیاوی سے آزاد رہنا۔ چھٹے عزلت یعنی گوش میں بیٹھنا یا انجمن میں خلوت کرنا۔ ساتویں صبر یعنی شہوات و لذات و مکروہات سے نفس کو روکنا۔ آٹھویں شکر یعنی نعمت کو مستعم کی طرف سے دیکھنا اور ممنون احسان ہونا۔ نویں تسلیم یعنی اللہ تعالیٰ کے اپنے کو سپرد کرنا۔ دسویں رضا یعنی جو کچھ خدا کرے اس پر راضی رہنا یہ قرعہ محبت کاملہ کا ہے۔ مولانا عبد الکبیرؒ نے رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کمال اسلام تسلیم و رضا میں ہے۔ اگر صاحب تسلیم و رضا کے گلے میں طوق لعنت مثل ابلیس ڈالا جاوے تو وہ ایسا خوش ہو جیسا مومن اپنے ایمان سے۔ سعدی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

گراہل معرفتی ہر چہ بگری خوباست کہ ہر چہ دوست کند ہجو دوست محبوب است

اللہم اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔ آمین۔

مبتدیوں کیلئے بعض ہدایات متعلقہ مراقبات

ہدایت۔ اول۔ مراقبہ کے اندر اگر خطرات هجوم کریں تو تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ دماغ سے سانس نیچے کی طرف نور سے نکالے اور خیال دفع خطرات کا کرے اگر دفع نہ ہوں تو پیر کا تصور کرے اگر اس سے بھی دفع نہ ہوں تو معوذتین پڑھے۔ اور اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے اگر اس سے بھی دفع نہ ہوں تو من جانب اللہ بھکر مراقبہ بصیرت و احاطہ میں مشغول ہو جاوے۔ کہ جو مفہوم آیت کریمہ وھو معکم ایماکنتم و آیت شریفہ واللہ کل فی محیط کا ہے یعنی حق تعالیٰ کو اپنے وجود کے ذرہ ذرہ بلکہ کل ممکنات کے ذرہ ذرہ کے ساتھ دیکھتے ہوئے آیت شریفہ کا جو مفہوم ہے اس کا تصور کرے یعنی حق سبحانہ تعالیٰ کے نور کو محیط اور اپنے کو محیط

جہاں کو عیاں تصور کرے۔ اس نسبت کی ہر وقت محافظت سے ہر وقت مراقبہ خطرات کا تام و نشان بھی نہیں رہے گا اور اس نسبت میں ترقی و ترقی معلوم ہوگی۔

ہدایت دوم۔ مقصود اصلی حضوری و آگہی ہے۔ ذکر کے وقت جو فی الجملہ حضور ہوتا ہے وہ حضور ذکر ہے اور مراقبہ کے وقت کا حضور حضور مع اللہ ہے۔ ورزش سے یہ حضوری دائمی ہو سکتی ہے۔ علامت حضور دائمی یہ ہے کہ سونے کے بعد اٹھتے ہی قلب کو دیکھ کر حاضر ہے یا غافل۔ اگر حاضر رہا تو جان لے کہ مجھ کو حضوری دائمی بفضلہ حاصل ہو گئی اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ادا کرے۔

ہدایت سوم۔ بعض مبتدیوں کو یہ شکایت ہوتی ہے کہ مجھ کو کچھ معلوم نہیں ہوتا ہے، وہ معلوم ہونا صواب و افسال کے دیکھنے کو سمجھتے ہیں یا دیگر حالات و جدیدہ وغیرہ کو۔ حالانکہ ان کو دولت جمعیت یعنی بے خطرگی یا کم خطرگی بول ہی روز محسوس ہو جاتی ہے اہ کیوں نہ ہو سلسلہ عالیہ فیض بندہ میں محرومی نہیں ہے پس ان کو چاہیے کہ انہماک کے دیکھنے کی خواہش دل سے بالکل دور کریں کہ یہ اشیا تو اس عالم میں بھی دیکھنے کے لئے بہت ہیں۔ اس جمعیت کو ہی نعمت غیر مترقبہ سمجھے کہ اسی کے اندر حضوری کہ جو عبارت توجہ الی اللہ سے ہے حاصل ہو گئی ہے اور اس کی ترقی انشاء اللہ ورزش اور دوامی مراقبہ سے وقتاً فوقتاً ہوتی رہے گی۔

ہدایت چہارم۔ یہ جمعیت وہ دولت ہے کہ اس کے حصول کے بعد جس بات کا بہت کتنا خیال کریگا انشاء اللہ جلد ہی ہی اس کے اندر کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ دفع بلا و امراض وغیرہ کے لئے بل اسی جمعیت کی ضرورت ہے۔ اس کے حاصل ہو جانے پر بہت اسی کی طرف مصروف رہے کہ جو خداوند سبحان نے اپنے بندوں کے لئے فرمایا ہے۔ **وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم**۔

فقط۔

شجرہ خاندان عالی شان نقشبندیہ مجددیہ امامیہ

منظوم مولوی ارشاد علی صاحب مرحوم الوری

بخشدے یارب محمد مصطفیٰ کی واسطے
حضرت صدیق اکبر با خدا کی واسطے
خواجہ سلمان خواجہ قاسم خواجہ جعفر کے طفیل
رحم فرما بانی پیر مسنا کے واسطے
از پے محبوب سبحاں شاہ خرقاں ہا الحسن
بوعلی خواجہ یوسف مقتدا کے واسطے
پیر برحق عبد خالق خواجہ عارف کے طفیل
خواجہ محمود حبیب کسریا کے واسطے
قدوہ اہل صفا خواجہ علی رامیستی
بابا سما سی کلال مقتدا کے واسطے
فخر جملہ خواجگاں خواجہ بہار الدین شاہ
خواجہ یعقوب امام ہالا اولیا کے واسطے
حانی دین میں خواجہ عبید اللہ شاہ
خواجہ زائد پیر برحق پارسا کے واسطے
خواجہ درویش خواجہ انگلی کے مد میں آہ
رحم فرما باقی بامد با خدا کے واسطے
ابر رحمت خواجہ سرمد احمد کے طفیل
خواجہ رحمت سید با صفا کے واسطے
از پے خواجہ محمد راز داں پیر ہدے
خوارجہ معصوم اور عبدالاحد محبوب حق
از برائے شہ زمان و حاجی احمد متقی
شہ محمد پیر برحق با صفا کے واسطے
از برائے حضرت سید امام با علی
خواجہ حاجی حسین و لربا کے واسطے
دے مجھے سوز محبت مانے میری خودی
فضل کر مستود شاہ اولیا کے واسطے
رکن دین پیر برحق پارسا کے واسطے

جانشین رکن دین ہیں حضرت محمود شاہ

حضرت اہل صفا کے واسطے

PP. 2

www.freepdfpost.blogspot.com